بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۲۱ صفر ۱۳۹۳ھ ۲۷ امان ۱۳۵۲ ہش ۲۷ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کا عدیم المثال نمونہ پیش فرمایا ہے

ہمیں اپنی مجالس میں بکثرت اس نمونہ کا تذکرہ کرنا چاہیئے تاکہ آئندہ نسلوں میں بھی اسوۂ نبوی پر عمل کرنے کا جذبہ قائم رہے

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر اہل ربوہ کے جلسۂ عام میں ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــ بتاریخ ۲۳ امان بروز جمعۃ المبارک (۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء) یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر احباب ربوہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مقررین نے اپنی تقاریر میں بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کا ایسا عدیم المثال نمونہ پیش فرمایا ہے جو نہایت ایمان افروز اور کیف آفرین ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی مجالس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر اسوۂ حسنہ کا اور حضورؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک نمونہ کا بکثرت تذکرہ کریں تاکہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی لگن اور شوق قائم رہے۔ اور وہ بھی اپنے اندر دین کی محبت و اشاعت کے لئے دیوانگی کی وہ کیفیت پیدا کر سکیں جو ہمارے بزرگوں کا طرۂ امتیاز تھی اور جو حقیقی ایمان و یقین اور عشق نبویؐ کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے۔

یہ جلسۂ عام بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ مقامی احباب بکثرت اس میں شامل ہوئے۔ خواتین بھی برعایت پردہ اس میں شامل ہوئیں۔

صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے سرانجام دیئے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں مختصر مگر نہایت جامع اور دلنشین پیرایہ میں موجودہ زمانہ میں سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو انکی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کا آغاز بعد نماز مغرب تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مبلغ اسلام حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ کے طالب علم مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے جامعہ احمدیہ کے طالب علم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت دنیا کی حالت کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعتِ اولیٰ کے تاریخی واقعہ کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ کس طرح لدھیانہ کے مقام پر حضور علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ سلسلہ احمدیہ ہر طرح کی مخالفت کے باوجود ترقی کرتا چلا گیا۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اپنی اور بعض دیگر اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز روایات بیان فرمائیں جن سے حضور علیہ السلام کی غیر معمولی فہم و فراست اور اپنے خدام کے ساتھ مشفقانہ سلوک پر روشنی پڑتی تھی۔ محترم صوفی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم پڑھی جس کے بعد ایک اور طالب علم عزیز عبد الخالق صاحب (ابن مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف) نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے غیر معمولی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے بچوں سے بہت محبت فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں آپ نے کئی واقعات بیان کئے۔

آپکی تقریر کے بعد مبلغ اسلام مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے متعدد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام صرف دوستوں کیلئے ہی نہیں بلکہ دشمنوں کیلئے بھی التزام سے دعا فرمایا کرتے تھے اور حضور کی دعاؤں کی قبولیت سے بہت سے ایسے اعجازی واقعات رونما ہوئے جنہیں دیکھ کر قبولیت دعا پر ایک نئی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ـــ ۲۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ہے کہ :۔ ضعف اور سردرد کی تکلیف ہے۔
احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ـــ ۲۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو رات نیند نہیں آئی اور بے چینی رہی۔ جسم میں درد کی بھی تکلیف ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت دے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

۲۴ مارچ کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ بسلسلہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت تسنیم کوثر صاحبہ نے کی۔ ممتاز بیگم، مسرت عنایت اللہ اور فرزانہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ رضیہ درد صاحبہ، شگفتہ اسلام صاحبہ نعیمہ سلہری صاحبہ اور مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مختلف اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برادرم مرزا نعیم احمد صاحب پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ (غانا) کو اللہ تعالیٰ نے ۸ جنوری ۱۹۷۳ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔
حضور اقدس ایدہ اللہ نے بچی کا نام "امۃ النور" تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین
یہ بچی محترم مرزا محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ مرحوم کی پوتی اور مکرم صوبیدار قریشی مختار محمود صاحب کی نواسی ہے۔ (خاکسار مرزا ظفر احمد بیت الحفیظ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

محترم سید داؤد احمد صاحب کی صحت کیلئے

تحریک دعائے خاص

محترم سید داؤد احمد صاحب تاحال بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔
احباب خاص درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر :۔ مسعود احمد دہلوی پرنٹر :۔ سید عبد الحی ، مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

پیغامِ حق کی اشاعت میں ہمت نہ ہارنے کا قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اُس صداقت کو جسے انہوں نے قبول کیا ہے دوسروں تک پہنچانے اور انہیں بھی اس کا گرویدہ بنانے کی انتہائی جدوجہد عمل میں لائیں اور اس طرح حق کو دنیا میں پھیلانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ فرض یاد دلاتے ہوئے انہیں حکم دیا ہے کہ:-

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۵ (الفرقان آیت ۵۳)

کافروں کی بات ہرگز نہ مان اور اس (یعنی قرآن) کے ذریعہ (انہیں راہِ راست پر لانے کی) انتہائی کوشش اور جدوجہد بروئے کار لا۔

فریضہ تبلیغ کی اِس اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ جہاں ہر شخص کا اپنے اپنے دائرہ کار اور حلقہ اثر میں پیغام حق کی اشاعت کرنا ضروری ہے وہاں پیغام حق کی اشاعت کے لئے اجتماعی طور پر منظم جدوجہد کا بروئے کار لانا بھی ضروری ہے۔ جہاں تک تبلیغ اسلام کے ضمن میں ہر شخص کی انفرادی ذمہ داری کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (اٰلِ عمران آیت ۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تمہارے سب سے بہتر اُمت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تم (دوسروں کو) نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اسی طرح جہاں تک پیغامِ حق کی اشاعت کے سلسلہ میں اجتماعی طور پر منظم جدوجہد بروئے کار لانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا کہ مبلغین اور مبشرین اسلام کی باقاعدہ ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ جن کا کام ہی یہ ہو کہ وہ مستقل بنیادوں پر دوسری قوموں اور دوسرے لوگوں تک پیغامِ حق پہنچاتے اور اس طرح دنیا میں اسلام کو وسیع سے وسیع تر بنیادوں پر پھیلاتے چلے جائیں۔ چنانچہ فرمایا:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ (آلِ عمران آیت ۱۰۵)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے یہ لوگ یقیناً کامیاب ہونے والے ہیں۔

جب بھی غیر قوموں اور غیر علاقوں میں پیغام حق کی اشاعت کی جاتی ہے تو اس کے ایک قدرتی نتیجہ کے طور پر ان قوموں اور اُن علاقوں کے لوگوں میں اپنے اپنے مذہب کے پھیلانے کا ایک جوش سا پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی طرف سے حق کی ضرور مخالفت کی جاتی ہے جس کی وجہ سے پیغامِ حق کی اشاعت کرنے والوں کی راہ میں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات رونما ہونے کی صورت میں مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اِن حالات سے ہرگز بھی ہراساں نہ ہوں بلکہ پوری مستعدی سے حق کی اشاعت میں مصروف رہیں۔ بالآخر اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہی کامیاب رہیں گے اور اسی طرح حق غالب آکر رہے گا، چنانچہ فرمایا:-

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۵ (النساء آیت ۱۰۵)

یعنی کافروں کو حق کی طرف بلانے اور اِس طرح ان کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو بلکہ پوری طرح سرگرم رہو۔ اگر ایسا کرنے میں ان کی طرف سے تمہیں دُکھ اُٹھانا پڑے گا تو ایسا ہی دُکھ اپنے مذہب کا دفاع کرنے میں انہیں بھی پہنچے گا۔ البتہ تمہاری تکلیف اور ان کی تکلیف میں ایک فرق بہرحال قائم رہے گا اور وہ یہ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے انعام کی جو امید ہے وہ انہیں کہاں نصیب! مراد یہ کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اپنی اِس جدوجہد میں تم کامیاب رہو گے اور وہ ناکام۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

الغرض پیغامِ حق کی اشاعت مسلمانوں پر فرض قرار دی گئی ہے اور انہیں تاکید کی گئی ہے کہ وہ اِس راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے ہرگز نہ گھبرائیں بلکہ پوری ہمت اور عزم و تعہد کے ساتھ غیر قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔ اگر وہ ہمت و استقلال سے کام لیں گے اور پیچھے قدم نہیں ہٹائیں گے تو ان کی راہ میں حائل مشکلات دُور ہو کر رہیں گی اور ان کی انتھک اور بے لوث مساعی کے نتیجہ میں حق بالآخر غالب آکر رہیگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق دنیا میں غالب نہ آئے۔

جماعت احمدیہ جسے خدا تعالیٰ نے اِس زمانہ میں اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے اپنے عینی مشاہدہ اور عملی تجربہ کی بناء پر جانتی ہے کہ حق کی اشاعت کرنے والوں کی خدا تعالیٰ کس طرح تائید و نصرت فرماتا اور انہیں غلبہ عطا کرتا ہے۔ آج مشرق و مغرب کے درجنوں ممالک میں اسے اشاعت اسلام کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان سب ممالک میں اسے عیسائیت کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اِس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنی موعودہ غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اسے کامیابیوں سے نوازتا اور ان ممالک میں اسلام کو غالب کرتا چلا جا رہا ہے۔ عیسائیت ہر جگہ پسپا ہو رہی ہے اور اسلام کی پیشقدمی ہر ملک اور ہر علاقہ میں برابر جاری ہے۔

ہمارا علیم و حکیم خدا وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ کا ایمان افروز نظارہ ہمیں قدم قدم پر دکھاتا چلا آرہا ہے۔ اُس کا یہ وعدہ اسی طرح پوری عظمت و شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اسلام پوری دُنیا میں غالب آجائے گا اور اِس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو کر اِس دُنیا کو اپنے ربّ کے نُور سے بھرپور و معمور کر دے گی۔ اِنْشَاءَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق

قطعات

جہانِ رنگ و بُو بھی رہگزر ہے
میانِ خاک و خُوں بھی اِک سفر ہے
صراطِ عاشقی آساں نہیں ہے
دمِ شمشیر سے باریک تر ہے

قمر میں جلوہ سامانی ہے اُس کی
شعاعِ مہر، تابانی ہے اُس کی
حریمِ دِل ہے اُس کی خلوتِ خاص
محبّت رمزِ خود دانی ہے اُس کی

لکھی پھولوں پہ ہے اُس کی کہانی
تعارُف اُس کا تاروں کی زبانی
اِدھر دیدار کو بے تاب آنکھیں
اُدھر اب تک ہے نازِ لَنْ تَرَانِیْ

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصود و مطلوب مومن

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک (۱۷) ڈی ڈیرہ غازی خاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے اور اپنی قدرت دکھلانے کے لئے پیدا کرنا اور ترقی دینا چاہا ہے تا محبت الٰہی دنیا میں پھیلے"

ان ملفوظات کے پیش نظر اس جماعت کا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور اور اس کی قدرت دکھلانے کے لئے ہے تا دنیا والوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین ہو جائے اور وہ جان لیں کہ ان کا خدا بے انداز قدرتوں کا مالک ہے پس اس جماعت کا قائم ہونا اور باوجود عظیم مخالفتوں کے بتدریج بڑھتے چلے جانا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہے۔ دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ اس پودہ کو مسل ڈالیں۔ لیکن اس قدرتوں والے خدا نے اس کو قائم رکھا اور اسکی نشوونما کی۔ اور یہ پودہ اب بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ اب اس کا مٹانا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ درخت اب ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ قومیں اس کے سایہ اور پھلوں سے مستفید ہوں۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کی باتیں نہیں ٹل سکتیں۔ یہ مامور من اللہ کا کلام ہے جو حرف بحرف پورا ہوگا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ اگر دنیا کی ساری قومیں اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جائیں تو وہ ناکام رہیں گی۔ اسلام اور احمدیت دنیا پہ غالب آئے گی۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم لوگ جو اس جماعت سے وابستہ ہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور تقویٰ و طہارت اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جائیں تا خدا تعالیٰ کی محبت دنیا میں پھیلے ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور اس کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈنے والے ہوں ہمارا مقصود اور مطلوب وہی ہو۔ غیر اللہ کا خیال دل سے نکل جائے اور صحیح معنوں میں ہمارے اندر لا الٰہ الا اللہ آجائے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہ رہ جائے۔ ہم صحیح معنوں میں خدا پرست بن جائیں۔ دنیا پرست ہوس پرست۔ یا نفس پرست نہ ہوں۔ پس اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تقویٰ اور طہارت پر بڑھتے بڑھتے محسنین بن جائیں۔ کیونکہ تقویٰ انسان کو محسن۔ اہل سرور۔ اور اہل حسن و عشق بناتا ہے اور نفس کو منکرات سے بچا کر نفس مطمئنہ بنا دیتا ہے اور جب نفس مطمئنہ بن جائے تو وہ بارگاہ جمال کی بزم میں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سرور حسن کے جلوے قرب حضور کی سعادت اور ہم کلامی کا شرف ملتا ہے پس دید دوست زندگی بھی ہے اور حاصل زندگی بھی۔ یہ صحیح ہے کہ ؎

جسے تری محبت مل گئی ہے
اسے دنیا میں جنت مل گئی ہے

لیکن اصل چیز تو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور اسی سے انسان قرب کی منزل تک پہنچ کر انعام یافتہ گروہ میں شامل ہو جاتا ہے پس بالآخر جب اطاعت خدا اور رسول میں لذت ملے اور نفس کی خواہشات مٹ جائیں۔ تو سمجھو کہ وہ کامیاب ہو گیا۔ بامراد ہو گیا کیونکہ اطاعت سے معرفت (عرفان الٰہی) معرفت سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہوتا ہے جو حاصل زندگی ہے۔

لوہا جب آگ میں ڈالا جاتا ہے تو وہ آگ کی گرمی سے اپنے وجود کو مٹا کر آگ بن جاتا ہے اور اس سے آگ کے خواص ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ جب عاشق پر عشق کا غلبہ ہوتا ہے تو سوائے محبوب کی ذات کے اسے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی اور یہی انتہائے محبت ہے۔ اپنے وجود کو کھو کر یکرنگ ہو جانا عشق کی علامت ہے انسان جب اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس سے بھی وہی صفات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقان الٰہی جو بات بھی منہ سے کہہ دیتے ہیں وہ اسی طرح ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لوگ دعا کے لئے عرض کرتے تو حضور فرماتے اچھا دعا کریں گے۔ تو وہ بات اسی طرح ہو جاتی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی ضرورت نہ ہو جاتی۔ صرف توجہ سے خدائی تقدیر اسباب کا رنگ پکڑ لیتی اور وہ کام ہو جاتے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلہ والے حضور کے مقرب اصحاب میں سے تھے اور ان چند خوش نصیب انسانوں میں سے تھے جن کو حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت نے کندن بنا دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور منشی اروڑا خاں صاحب اکٹھے قادیان آئے ہوئے تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا۔ بارش رکی ہوئی تھی جب ہم رخصت ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا خاں صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور گرمی بڑی سخت ہے دعا فرمائیں۔ "ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو" حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی۔ میں نے ساتھ ہی ہنس کر یہ عرض کی کہ حضور دعا ہاتھ اٹھا کے کریں۔ میرے لئے تو کہہ ہی دیا (یہ بے تکلف تھا) آپ اس پر پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا جب ہم قادیان سے نکلے تھے تو بادل کا نام و نشان نہ تھا مگر ابھی ہم بٹالہ کے راستہ ہی یکہ میں بیٹھ کر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ یکلخت سامنے سے بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ سب جل تھل ہو گیا راستے میں کنارے کے گڑھے پر ہو گئے۔ ہمارا یکہ خندق کے پاس سے گزر رہا تھا۔ ایسا ہوا کہ وہ یکلخت الٹ گیا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی صاحب خندق کی طرف کو گرے اور میں اوپر اور یکہ راستہ کی طرف گرا جسکی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر بھی پانی تھا اور نیچے بھی پانی۔ اور میں بچ گیا۔ دونوں کو چوٹ نہ آئی۔ میں نے ہنس کر کہا کہ لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرا لو۔ پھر سارا راستہ ہنستے اور مسکراتے اسی گفتگو میں گذرا۔ ع

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضور کی خود اسی توجہ سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہوا اور وہ بات پوری ہو گئی جو ان دونوں نے کہی تھی اسی طرح ایک اور واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے سنایا کہ میں کپورتھلہ کی ایک عدالت میں اپیل نویس تھا۔ یہ ملازمت عارضی تھی اور آمدنی بھی قلیل تھی۔ بظاہر میری ترقی کی کوئی امید نہ تھی۔ میں اکثر حضور کی خدمت میں قادیان آجایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں پاؤں دبا رہا تھا کہ عرض کیا۔ "حضور مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے" (دیکھئے محبت بھرے الفاظ ہیں جیسے حضور ہی سب کچھ ہوں) حضور نے فرمایا اس میں آزادی ہے آپ اکثر ہمارے پاس آجاتے ہیں اور زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے . . . . پھر وقفہ کے بعد فرمایا۔ اچھا یوں ہو کہ منشی اروڑا خاں کہیں اور ملازمت پر چلے جائیں (وہ اہلمد تھے) اور آپ ان کی جگہ ملازم ہو جائیں۔

خدا کی شان ہے کہ یہ بات من و عن پوری ہوئی۔ حضور کی زندگی تک تو میں اپیل نویس رہا اور حضور کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہوا وصال کے بعد منشی اروڑا خاں صاحب نائب تحصیلدار ہو گئے اور سررشتہ لگ گیا۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے ہائی کورٹ کا رجسٹرار ہو گیا۔ وہ یوں ہوا کہ جس جج کے ساتھ میں کام کرتا وہ آہستہ آہستہ جج کے عہدہ ترقی کر کے چیف جج بن گیا اور میں ہائیکورٹ کا رجسٹرار ہو گیا

تری نگاہ سے ذرے بھی مہر و ماہ بنے
گدائے بے سروسامان جہاں پناہ بنے

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کتنا شاندار مظاہرہ ہے کہ جو کچھ حضور نے فرمایا وہی پورا ہوا۔

پس جب اللہ تعالیٰ کا بندہ محسنین کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کی ہر بات حسین بن جاتی ہے اور اس سے خدا کی صفات ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں اور اسی بات کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور رنگ میں سمجھایا ہے کہ بندہ اپنے مولیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نوافل کے ذریعہ سے اسکی اطاعت میں بڑھتا ہے یعنی فرض کی بجا آوری سے اسکی تسکین نہیں ہوتی تو اللہ کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اطاعت اور محبت میں بڑھتا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اسکے ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اسکے وہ پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ گویا تخلقوا باخلاق اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر خدا کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اور یہی عبدیت کا کمال ہے۔

پس اے جماعت احمدیہ کے گروہ سے تعلق رکھنے والو اپنے آپ کو بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے والا اور اسکی قدرت دکھلانے والا بناؤ۔ اطاعت وفا اور اخلاص میں اس قدر ترقی کرو کہ حضور کی یہ بات سچی ثابت ہو کہ ہم ہی وہ گروہ ہیں جس کی نسبت حضور نے یہ علامت بتلائی تھی اور جب یہ کیفیت ہو گی تو اسلام کے غلبہ کا دن بھی قریب آجائے گا۔ انشاء اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی کے قبولِ اسلام کے ایمان افروز واقعات

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری۔ مبلغ انچارج مغربی جرمنی)

۲

دسمبر ۱۹۶۶ء کی بات ہے وہ حسب معمول مسجد میں آئے۔ درس قرآن جو نہ صرف ان کا معمول بن چکا تھا۔ بلکہ ان کے قول کے مطابق ان کی غذا بن چکی تھی سے فارغ ہونے کے بعد مجھے کہنے لگے کہ اسلام کا شراب کی تحریم کے متعلق حکم مجھے بڑی حکمت والا نظر آتا ہے۔ اس لئے بھی کہ میں اب اللہ کی کتاب قرآن کریم پڑھ رہا ہوں اور اس لئے بھی کہ ارشاد ربانی کے مطابق شراب کی مضرت اس کے فوائد سے زیادہ ہے۔ میں اسے ترک کرنا چاہتا ہوں سگریٹ نوشی جو ایک دوسری عذاب نما چیز ہے میں پہلے ہی نہیں کرتا بلکہ میں نے کئی سال قبل اس کے متعلق یہ پڑھ کر کہ سگریٹ پینا ایک قسم کے ذہنی فالج میں مبتلا ہونے کے مترادف ہے اسے ترک کر دیا تھا۔ شراب ہم گھر میں پہلے ہی بہت کم پیتے ہیں تاہم یکم جنوری ۱۹۶۷ء سے میں شراب کلی طور پر چھوڑنا چاہتا ہوں اور اس کام میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں بڑی دلچسپی سے ہمہ تن گوش ہو کر سن رہا تھا۔ جواب دیا میں حاضر ہوں۔ کہنے لگے آپ کو علم ہے شراب یورپی ماحول میں بڑی کثرت سے پی جاتی ہے خود مجھے چونکہ کاروباری سلسلہ میں کئی بار ایسی مجالس میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ جہاں آغاز بھی شراب سے ہوتا ہے اور آخر تک شراب ہی شراب چلتی ہے تو میرا شراب سے انکار کرنا گویا ایسا ہی ہوگا جیسے میں کہوں پانی نہیں پیا کرتا۔ ایسے ماحول میں ہو سکتا ہے میں کبھی کمزوری دکھا کر صرف مروۃ کی خاطر تھوڑی سی شراب پی لوں۔ اس لئے میں آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ مجھ سے وقتاً فوقتاً پوچھ لیا کریں کہ کہیں میں نے ایسی کمزوری تو نہیں دکھائی۔ اب میں نے اگر شراب پی ہوگی۔ اور کہوں گا کہ نہیں پی تو یہ جھوٹ ہوگا۔ جسے میں پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کہوں گا ہاں تھوڑی سی لینی ہی پڑی تھی تو یہ وعدہ خلافی کا اقرار ہوگا۔ اور یہ بھی مجھے پسند نہیں۔ تو یہ خوف کہ اگر میں نے کہیں کمزوری دکھائی تو آپ کے پوچھنے پر مجھے دو ناپسندیدہ باتوں میں سے ایک کا اقرار ضرور کرنا پڑے گا۔ جو مجھے شراب پینے سے باز رکھے گا۔ میں ان کی اس ہمتِ مردانہ اور جذبۂ استقلال پر عش عش کر اٹھا۔ ایک ایسے ملک میں جہاں شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پانی کی بجائے شراب ہی پی جاتی ہے اور جہاں آکر اسلام کی آغوش میں پروردہ اسلامی ملکوں کے باشندے پھسل جاتے ہیں وہاں ایک یورپ کے رہنے والے عیسائیت کی آغوش میں پروان چڑھنے والے شخص کی یہ مثال کس قدر ایمان افروز ہے۔

میں اپنے وعدہ کے مطابق ان سے اکثر پوچھ لیا کرتا اور وہ مسکرا کر کہتے ابھی تک قدم مضبوط ہے اگرچہ کئی مواقع آئے کہ میں نے بڑی مشکل اور حکمت عملی سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ چند ماہ گزرنے کے بعد کہنے لگے میں سمجھتا تھا میں نے بڑا ایثار کیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی خاص قربانی نہیں۔ ہر باشعور انسان ایک ایسی نجاست کو ہاتھ بھی نہیں لگائے گا جس میں خرچ زیادہ اور نفع کم ہو۔ اگر دیکھا جائے تو شراب کی مضرتیں اتنی ہیں کہ انسان اس کے قریب بھی نہ جائے۔ ایک دفعہ انہیں اپنے وطن اٹلی جانے کا اتفاق ہوا۔ واپسی آکر انہوں نے مجھے بتلایا کہ ایک فیملی نے جس کے ساتھ بچپن سے ہمارے گہرے تعلقات تھے۔ میری دعوت کی بڑا پر تکلف کھانا پکایا۔ اتنی مدت کے بعد ملنے پر باہمی جذبات کی جو کیفیت ہو سکتی تھی وہ ظاہر ہے کھانے کے بعد انہوں نے شراب پیش کی۔ جو انہوں نے خاص طور پر میرے لئے منگوائی تھی۔ گھر کی مالکہ نے اس قدر اصرار کیا کہ قریب تھا کہ میں اس کا دل رکھنے کے خیال سے ایک آدھ گھونٹ پی ہی لیتا مگر اس خوف سے کہ اگر انوری صاحب نے پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا میں بصد منت معذرت ہی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ خود خاموش ہو گئی۔

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جسے تعصب سے بالا ہو کر پڑھنے کے بعد انسان اس کی روحانی تاثیر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ڈاکٹر کیوسی صاحب نہ صرف اسے پڑھ رہے تھے بلکہ ترجمہ کرتے ہوئے اس کے ہر لفظ اور آیت پر غور کر رہے تھے تعصب ان میں نام کو نہ تھا لازمی بات تھی کہ وہ اس خدائی کلام پاک کے ظاہری و باطنی حسن و جمال کے گرویدہ ہو جاتے اور عملاً ایسا ہی ہوا اتفاق سے یا ارادۃً وہ کچھ ہفتوں کی رخصت حاصل کرکے فرانکفورٹ سے کوئی ۳۰ میل دور ایک پرسکون مقام پر ایک ہوٹل میں قیام پذیر ہو گئے۔ اور دنیا و مافیہا سے مستغنی ہو کر رات دن ترجمہ کے کام میں مشغول رہنے لگے اپنے اس انہماک کی کیفیت کا اظہار وہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔

"جو اس وقت میرے ساتھ بیتی اس کی صحیح تصویر چند سطور میں کھینچنا آج میرے لئے ممکن نہیں تاہم اتنا ابھی تک یاد ہے کہ میرے کام نے میرے اندر استغراق کی کچھ ایسی کیفیت پیدا کر دی اور میں اس میں اس طرح محو ہوا کہ ماحول میں نظر ڈالنے یا اس کا تصور کرنے تک کی سکت نہ رہی"

عجیب تر یہ کہ انہوں نے اس دوران میں چھپے چھپے نماز کی مشق بھی شروع کر دی۔ دراصل وہ سورۃ فاتحہ اور کچھ اور سورتیں تو زبانی یاد کر ہی چکے تھے انگریزی یا فرنچ میں نماز کی کتاب بھی لے کر پڑھ لی۔ اسی طرح انہوں نے مجھے ایک بار کہا کہ مجھے تمہاری اذان کی آواز اچھی لگتی ہے وہ ٹیپ ریکارڈ کر دو۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں یہ اذان اسی ترنم کے ساتھ یاد تھی۔ مجھے پھر بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کسی مقصد کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ "ان چند ہفتوں کے دوران میں

نے تجربۃً اسلامی نماز کی مشق بھی شروع کر دی کیونکہ میں اس طرح پر اپنے اندر پر اسرار اور غیر شعوری طور پر اٹھنے والے جذبات کی اس رَو کا جو فی الحقیقت قرآن کریم پر غور و تدبر کے نتیجہ میں پیدا ہو رہی تھی حل اور اس میں اپنے ذوقِ جستجو کی تکمیل کا ذریعہ پاتا تھا"

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جولائی ۱۹۶۷ء میں یورپی مشنوں کے دورہ پر فرانکفورٹ میں تشریف لائے تو ڈاکٹر کیوسی صاحب اس وقت ۲۰ سپاروں کا ترجمہ مکمل کر چکے تھے۔ حضور سے ملاقات کے وقت ان کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ مجسم انکساری اور مجسم اخلاص بن کر حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ بات بات پر یا امیر المومنین کہہ کر حضور سے مخاطب ہوتے۔ حضور کو غائبانہ تعارف تو پہلے سے تھا ہی حضور کی مشفقت بھری نگاہوں نے بجلی کا سا اثر کیا جب ملاقات کرکے باہر نکلے تو آنسوؤں کو بڑی مشکل سے ضبط کر رہے تھے۔ مجھے بعد میں بتایا کہ میں کبھی نہیں رویا لیکن آج میرے آنسو اچھل اچھل کر باہر نکلنا چاہتے تھے کہتے ہیں عشق اور مشک چھپے نہیں رہ سکتے وہ زیادہ دیر تک اپنے قلبی ہیجان کو اپنے سینہ میں نہ چھپا سکے۔ ایک دن آئے اور کہا کہ انوری صاحب آج ایک راز کی بات بتاتا ہوں بشرطیکہ وہ میرے اور تمہارے درمیان ہی رہے اور وہ یہ ہے کہ میں سچے دل سے یہ تسلیم کر چکا ہوں کہ اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جو مجھے قلبی سکون دے سکتا ہے۔ لہٰذا میں ایک مسلمان کے طور پر زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ نماز میں کافی عرصہ سے مسنون طریق پر پڑھ رہا ہوں لیکن مجھے یہ اطمینان ہونا چاہیئے کہ میری تمام حرکات و سکنات درست ہیں۔ اس لئے آئندہ ایک تو مسجد میں بھی نماز پڑھ لیا کروں گا۔ بشرطیکہ کسی اور کو معلوم نہ ہو۔ دوسرے ارکان نماز کے بارہ میں کئی قسم کے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ میں آپ سے پوچھا کروں گا انہوں نے مزید کہا کہ میرے گھریلو اور سوسائٹی کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ میرے لئے انہیں آسانی سے نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ بدستور چرچ جاتا ہوں اور جایا کروں گا میرا چرچ ٹیکس بھی معمول کے مطابق کٹتا رہے گا لیکن اسلام میرا مذہب ہے میری جان ہے اور میں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر ایمان رکھتا ہوں۔

میرے لئے اس سے زیادہ خوشخبری اور کیا ہو سکتی تھی۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو کر بلیوں اچھلنے لگا۔ اور میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آنے لگے۔ میں نے یہ راز اپنے تک ہی محدود رکھنے کے اقرار پر آئندہ ہر قسم کی رہنمائی کا وعدہ کیا تاہم حضرت اقدس کی خدمت میں یہ خوشخبری پہنچانے کی اجازت میں نے ان سے لے لی اس کے بعد وہ جب بھی مسجد آتے اکثر ایک آدھ نماز دفتر کا دروازہ اندر سے بند کرکے پڑھ لیتے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

مورخہ یکم فروری ۷۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے خاکسار کے لڑکے عزیزم سید عبدالماجد لیکچرار ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لائل پور کا نکاح آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم خان عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال ساکن محلہ دارالنصر غربی ربوہ پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(سید زمان علی شاہ سمندری)

ضرورت ڈرائیور

دفتر انصاراللہ مرکزیہ کو مائیکرو ویگن کے لئے ایک ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست امیر/صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں فوری طور پر دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ربوہ میں رہائش کا انتظام دفتر کی طرف سے ہوگا۔ (قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا جان محترم ملک ممتاز احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع میانوالی کو موٹر کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ سول ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ آمین۔

(منور احمد ملک معتمد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

۲۔ میری چار سالہ بچی شاہدہ بخاری کا ایک بازو دیوار سے گر جانے سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ بچی جلد صحت یاب ہو جائے۔ سید احمد علی شاہ بخاری بشارت منزل محلہ بلال ٹانڈا آباد ضلع سرگودھا

۳۔ میرا نواسہ بعمر پانچ ماہ مختلف عوارض میں مبتلا ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

پیر عبدالرحمٰن
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور

دانت اچھے صحت اچھی
دانتوں اور مسوڑھوں کا معائنہ و مشورہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۹۰۶/۹۰۷

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک
ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے
بفضلہ تعالیٰ
ایک پیکٹ سے
اپھارہ غائب
فی پیکٹ ایک روپیہ درجن ۱۰ روپے
کراچی کیمیکل ڈسٹری بیوٹرز
اختر چارہ فروش، کراچی

زوجام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ
آنکھوں کی جملہ امراض
خارش، پانی بہنا، موتیا بند، ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے
۵۲۸ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

انسانی جسم کے ۵۰ امراض کا تریاق شیشی کلاں ۳ روپے خورد ۱/۲۵ پیسے
شاہ نور فارمیسی کا ایجاد کردہ
نور امرت دھارا
سٹاکسٹ: ناصر میڈیکل سٹور ربوہ
شاہ میڈیکل مارکیٹ بازار جڑانوالہ
معاون ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب جڑانوالہ
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور
افضل برادرز گول بازار ربوہ
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

اعلان

مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب جو پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں لگا کرتے تھے کا ایڈریس مطلوب ہے اگر وہ خود پڑھیں یا کوئی صاحب جنہیں ان کا ایڈریس معلوم ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

منافع بخش بچت کے دو طریقے

۱۴ فیصد سے زائد
بلا ٹیکس منافع کمائیے
اپنی بچت سے

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ خریدیئے

دس روپے، پچاس روپے، سو روپے اور پانچ سو روپے کے دستیاب ہیں
ڈاکخانوں اور قومی بچت کے دفاتر سے جو ہر ضلع کے صدر مقام اور چند دیگر شہروں میں موجود ہیں خریدے جا سکتے ہیں

منافع بونس ڈپازٹ اکاؤنٹ کھولیے

- یہ اکاؤنٹ کسی بھی ڈاکخانے میں کھولا جا سکتا ہے
- آپ اپنی رقم جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں
- آپ کے لگائے ہوئے ہر سو روپیہ پر منافع کی شرح مندرجہ ذیل ہوگی

پانچ سال سے اندر	۷ فی صد
پانچ سال بعد	۶۰ روپے
چھ سال بعد	۷۸ روپے
[illegible]	۱۰۰ روپے

روپیہ لگانے کی حد — ہر فرد کے لئے ۵۰,۰۰۰ روپے

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ | منافع بونس اکاؤنٹ

جاری کردہ سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں یوم مسیح موعود کی تقریب پر جلسہ (بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایمان افروز واقعہ پر مشتمل اپنی ایک نظم ترنم کے ساتھ پڑھکر سنائی پھر مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے صاحب صدر مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد بعض ضروری اعلانات کئے۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال) نے اپنی ایک نظم ـــ

احمدیت شاہراہ غلبہ اسلام ہے۔

خوش الحانی کے ساتھ پڑھکر سنائی۔

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صدارتی تقریر میں نہایت دلنشین پیرایہ میں موجودہ زمانہ میں سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا یہ مجلس بڑی پر لطف و کیف آفرین رہی ہے مقررین نے عمدگی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ پر روشنی ڈال کر ان واقعات کی یاد کو تازہ کیا ہے جو اس زمانہ کی تاریخ میں یقیناً عدیم المثال ہیں اور سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ان یادوں کی روشنی میں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کا علم ہوتا ہے جسے قائم کرنے کے لئے حضور علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور جس کے تذکرہ سے قلوب خود بخود نرم ہو جاتے ہیں اور ایمان کو تازہ زندگی حاصل ہوتی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی مجالس میں اور اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کے سامنے بار بار رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا اور حضور کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نمونہ کا تذکرہ کریں تاکہ ان کے قلوب میں بھی اس کی پیروی کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

آپ نے فرمایا ہماری جماعت پر غلبہ اسلام کی اہم ترین ذمہ داری ڈالی گئی ہے یہ ذمہ داری محض عقل و فہم کے بل بوتہ پر ادا نہیں ہوسکتی اس کے لئے ضرورت ہے اس دیوانگی کی جو ایمان و محبت اور لگن اور عشق کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور جس کا نمونہ ہمیں انبیاء اور مامورین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے یہ وہ کیفیت ہے جو زمانے کے دھارے کے رخ کو بدل ڈالنے کی قوت اپنے اندر رکھتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر اور پھر اپنی آئندہ نسلوں میں بھی یہی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا اور حضور کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کا تذکرہ خاص اہمیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی اتباع کرنے کی توفیق بخشے۔ پونے نو بجے شب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

محترمہ وحیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رفیق صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ وحیدہ بیگم مرحومہ اہلیہ مکرم قاضی محمد رفیق صاحب آرکیٹیکٹ سابق افسر تعمیر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بروز جمعہ بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی بھتیجی اور مکرم قاضی عبد المجید صاحب مرحوم کی دختر تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سترہ مارچ بوقت ۹ بجے صبح باوجود علالت طبع کے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر محلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نہایت نیک صالحہ اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

بواسیر خونی و بادی PILES

جناب محمد حسین صاحب ... گجرات بیان کرتے ہیں کہ بہت سے مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرائی ان میں سے بہت سے مریض صحت یاب ہوگئے ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-

کیور منیو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ربوہ — کراچی — لاہور

ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۲۶

مکان قابل فروخت

دو کمرے۔ بیٹھک۔ باورچی خانہ غسل خانہ۔ اور برآمدہ پختہ مستعمل پانی

رقبہ دس مرلے

واقعہ محلہ دار النصر غربی مسجد کے بالکل قریب

خواہشمند احباب پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں۔

م۔ د معرفت منشی بشیر احمد صاحب محلہ دار الیمن ربوہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۲ اپریل ۱۹۷۳ء (۱۲ شہادت ۱۳۵۲ ہش) کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھے جائیں گے:۔

۱۔ اسلامی جنگوں کے اسباب — مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان — مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے

۳۔ واذا الصحف نشرت — مکرم عبد الباسط صاحب شاہد۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

تقریب رخصتانہ

۲۲ نومبر ۱۹۷۲ء کو عزیزہ امۃ السلام عزالہ بنت برادرم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ابن حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم) کے رخصتانہ کی تقریب بمقام لندن عمل میں آئی جس میں متعدد مقامی احباب شامل ہوئے۔ عزیزہ کا نکاح اسی روز مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب امام مسجد لندن نے عزیزم اسد ملک صاحب ابن مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب صاحب (آف مسیدوالا تحصیل ننکانہ) کے ساتھ بعوض ۷۰۰ پونڈ سٹرلنگ پڑھا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(اقبال احمد شمیم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ صدر بھٹو نے کہا کہ ہم بھارت کی یقین دہانیوں پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں گزشتہ ۲۵ برسوں میں ہمیں اس سلسلے میں تلخ تجربے ہوئے ہیں بھارت نے پہلے کشمیریوں کا حق خود ارادیت تسلیم کیا لیکن کشمیریوں کو یہ حق نہیں دیا۔ بھارتی رہنماؤں نے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے امن کا دعویٰ بھی کیا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود بھارت نے پانچ مرتبہ ہماری سرحدوں پر حملہ کیا ہے۔

اسلام آباد ۲۶ مارچ۔ کئی غیر ملکی حکومتوں نے "جنگی مجرموں" پر مقدمات چلانے کے خلاف بھارت اور بنگلہ دیش کو متنبہ کیا ہے۔ ان غیر ملکی حکومتوں نے بنگلہ دیش پر زور دیا ہے کہ وہ نام نہاد جنگی مجرموں پر مقدمہ چلانے سے اجتناب کریں اور واضح کیا ہے کہ اس غلط اور جنون پسندانہ اقدام سے پاکستانی ذہن کو نظر انداز کرنے سے پیدا شدہ نازک صورتحال میں سنگین پیچیدگی پیدا ہوگی۔ انہوں نے بھارت سے بھی کہا ہے کہ وہ جنگی قیدیوں کو بنگلہ دیش منتقل نہ کرے کیونکہ ایسا کرنے سے شملہ معاہدہ کے تحت حالات کو معمول پر لانے کی جو توقعات ہیں وہ بری طرح متاثر ہوں گی۔

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ قانون و پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر عبد الحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ حزب مخالف کو آئین سازی کا بائیکاٹ کرنے کے غلط اور غیر معقول فیصلہ کو منسوخ کر کے عوام اور ملک کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے واپس اسمبلی میں آجانا چاہئیے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں انہوں نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ اکثریتی پارٹی ملک کو آئین دینے کا فرض پورا کرے گی اس معاملہ میں کوئی تاخیر نہیں کی جائے گی۔

لاہور ۲۶ مارچ۔ گورنر پنجاب جناب غلام مصطفیٰ کھر نے پنجاب کے حصول آراضی (ہاؤسنگ) بل ۱۹۷۳ء اور پنجاب کو آپریٹو سوسائٹیز ریفارمز آرڈر (دوسری ترمیم) بل ۱۹۷۳ء کی منظوری دے دی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷